82356 ـ قمار بازی کے اڈے پر لڑکی کی ملازمت کا حکم

سوال

میں تئیس برس کی جوان لڑکی ہوں اور مجھے قماری بازی کے اڈے اور ہال میں ملازمت کا موقع مل رہا ہے، یہاں ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے، ایسے اڈے اور ہال ہمارے ملك میں عام ہیں، کہ ہر بڑے ہوٹل میں ایك ایك ہال اس کام کے لیے ہوتا ہے جہاں ملازمین کو بہت زیادہ تنخواہ حاصل ہوتی ہے، اس ہال میں کئی طرح کے کام ہوتے ہیں:

1 ـ استقبالیہ: یہاں قمار بازی کے لیے آنے والے کا شناختی کارڈ لیا جاتا ہے، اور کچھ دوسری بکنگ کی جاتی ہے، اور ماہانہ حساب و کتاب کلوز کیا جاتا ہے.

2 ـ کچھ دوسرے لوگ یہاں کمپنی کے حساب پر گاہکوں کو قمار بازی کی تعلیم دیتے ہیں، اور کچھ افراد ان پر نگران بھی مقرر ہیں، اور کچھ ملازمین ہال میں گاہکوں کو کھانا پینا اور شراب بھی پیش کرتے ہیں، اور سیکورٹی ملازمین، اور صفائی اور گاہکوں کے ساتھ عام تعلقات والے لوگ بھی ہیں جو گاہك لاتے ہیں.

میں ان ملازمین کی ملازمت کا حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں، یہ خیال رہے کہ جس اقتصادی حالت میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں، اور اس کام میں مشغول نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی کثیر تعداد اور بہت زیادہ تنخواہ کو مدنظر رکھا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلا شك و شبہ اللہ سبحانہ وتعالی نے شراب اور قمار بازی کو حرام کیا اور اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں، تم اس سے اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور قماری بازی کے ذریعہ تمہارے مابین بغض و عداوت پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روك دے، تو کیا تم اب بھی باز آجاؤ المآئدۃ (90- 91).

دوم:

جب اللہ سبحانہ وتعالی كوئی چيز حرام كرتے ہيں تو اس فعل پر كسی بھی قسم كا تعاون كرنا بھی حرام كر ديتے ہيں، چاہے يہ تعاون كسی بھی طريقہ سے ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم نيكی و بھلائی اور تقوی كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زيادتی ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ كا تقوی اختيار كرو، يقينا اللہ تعالی سخت سزا دينے والا ہے المآئدة (2).

علماء شرح كے ہاں ايك قاعدہ اور اصول يہ ہے كہ:

" وسائل كے احكام مقاصد والے ہوتے ہيں "

تو جو بھی كسی حرام كے وجود تك لے جائے، اور اس تك پہنچائے تو وہ بھی حرام ہو گا.

سوم:

مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ جہاں اللہ كی معصيت و نافرمانی ہو رہی ہو وہ وہاں موجود رہے، الا يہ كہ وہ مضطر ہو يا اس پر وہاں رہنے ميں جبر كيا جائے، اور مسلمان پر واجب ہے كہ وہ اس برائی كو روكے اور اسے تبديل كرے اور ختم كردے، اور اگر اس ميں اس كی استطاعت نہيں تو پھر وہاں نہ ٹھرے بلكہ وہاں سے نكل جائے.

تو اصل ميں مسلمان شخص كو معصيت و نافرمانی والی جگھوں پر ٹھرنا ہی نہيں چاہيے، بلكہ وہاں سے دور رہے، نہ كہ وہ اللہ كی معصيت و نافرمانی كرنے والوں كا تعاون اور مدد كرے، تو اس طرح كی جگہ پر رہنا برائی كو روكنے كے حكم كے منافی ہے، اور اسی طرح مسلمان كو برائی اور معصيت والی جگہ چھوڑنے كے حكم كے بھی منافی ہے.

اور اللہ تعالی اپنی كتاب ميں تم پر اپنا يہ حكم نازل كر چكا ہے كہ جب تم كسی مجلس والوں كو اللہ تعالی كی آيات كے ساتھ كفر كرتے ہوئے يا اس كا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع ميں ان كے ساتھ نہ بيٹھو! جب تك كہ وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جيسے ہو، يقينا اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام كافروں كو جہنم ميں جمع كرنے والا ہے النساء (140).

قرطبی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قولہ تعالی:

تو تم اس مجمع ميں ان كے ساتھ نہ بيٹھو جب تك وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں

يعنى كفر كے علاوہ دوسرى باتيں.

يقينا تم بھى اس وقت انہى جيسے ہو :

تو اس سے يہ علم ہوا كہ گناہ و معاصى كے مرتكب افراد سے جب برائى ظاہر اور واضح ہو رہى ہو تو پھر ان سے اجتناب كرنا واجب ہے، كيونكہ جو ان سے اجتناب نہيں كريگا تو وہ ان كے اس فعل پر راضى ہے، اور كفر پر راضى ہونا بھى كفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

يقينا تم اس وقت انہى جيسے ہو .

تو جو شخص بھى ان كے ساتھ معصيت اور گناہ كى مجلس ميں بيٹھے اور وہ اس برائى سے انہيں منع نہ كرے تو گناہ ميں وہ بھى ان كے ساتھ برابر كا شريك ہے.

جب وہ معصيت كا ارتكاب كريں، اور معصيت و نافرمانى كى بات كريں تو انہيں اس سے منع كرنا واجب ہے، اور اگر وہ انہيں منع كرنے كى استطاعت نہيں ركھتا تو پھر وہ وہاں سے اٹھ جائے تا كہ وہ بھى اس آيت كے تحت انہى لوگوں ميں شامل نہ ہو جائے.

عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ سے بيان كيا جاتا ہے كہ انہوں نے كچھ لوگوں كو شراب نوشى كرتے ہوئے پكڑ ليا تو وہاں حاضرين ميں سے ايك شخص كے متعلق انہيں كہا گيا كہ وہ تو روزہ سے تھا، تو عمر بن عبد العزيز نے اسے بھى ادب سكھانے ميں شامل كيا اور يہ آيت تلاوت كى:

تم بھى اس وقت انہى ميں سے ہو .

يعنى معصيت و نافرمانى پر راضى ہونا بھى معصيت ہے " انتہى

ديكھيں: تفسير القرطبى (5 / 418).

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" دل كے ساتھ برائى كا انكار كرنا ہر ايك پر فرض ہے، اور وہ يہ ہے كہ برائى سے بغض ركھا جائے،اور اسے ناپسند كيا جائے، اور برائى كو ہاتھ اور زبان سے روك نہ سكنے اور عاجز ہونے كى صورت ميں برائى كرنے والوں كو چھوڑ ديا جائے "

دیکھیں: الدرر السنیة فی الاجوبة النجدیة (16 / 142).

پھر ایسی جگہوں پر ملازمت کرنے والے کے متعلق خدشہ ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہو جائیگا، اور اس کے دل سے غیرت ختم ہو جائیگی، اور ہو سکتا ہے شیطان اسے یہ معصیت و نافرمانی کرنے کی دعوت بھی دے اور وہ اس میں پڑ بھی جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، جو شخص شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کی دعوت دیتا ہے النور (21).

چہارم:

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اس ہال اور قمار بازی کے اڈے میں ملازمت کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں معاون ثابت ہو گا، اور اس برائی پر راضی ہو کر اس برائی سے راضی ہونے والے کے حکم میں آئیگا.

اور یہ اس ہال میں کام کرنے والے ہر شخص شامل ہے، چاہے وہ گاہکوں کے ساتھ قماربازی کرتا ہو، یا انہیں قمار بازی کی تعلیم دے رہا ہو یا ان کی سکیورٹی پر مامور ہو، یا ان کی خدمت کر رہا ہو، یا ان کا استقبال کرنے کے لیے استقبالیہ میں بیٹھا ہو یا صفائی کر رہا ہو یا کوئی اور کام کرے.

اور مسلمان شخص اس سے حاصل ہونے والی پرکشش تنخواہ اور مال سے دھوکہ مت کھائے، کیونکہ روز قیامت اس سے مال کے مطابق پوچھا جائیگا کہ اس نے وہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا ؟.

اور پھر مسلمان کے لیے تو سب سے قیمتی چیز اس کا دین ہے، اس لیے اس کے لیے اپنے دین کی حفاظت کرنا واجب ہے، اور وہ ایسے لوگوں میں سے نہ بن جائے جنہوں نے اپنا دین دنیا کے حقیر مال کی عوض میں فروخت کر دیا جو کہ عنقریب ختم ہونے والا ہے.

اے سوال کرنے والی بہن اس طرح کے اڈوں اور ہال میں ملازمت کرنے کی حرمت کا حکم تو آپ کے لیے اور بھی زیادہ شدید حرمت کا باعث ہے، کیا آپ کو علم ہے کہ ایسا کیوں ؟

اس لیے کہ آپ عورت ہیں!!! اور آپ میں تحمل و برداشت کی قوت مرد سے کم ہے، اور فاسد اور خراب لوگوں کی طمع آپ میں زیادہ ہے، اگر اس طرح کے منحرف اور غلط قسم کے فسادی لوگوں کے درمیان ان اڈوں اور ہالوں میں ایک نوجوان لڑکی اپنے آپ کو گھرے ہوئے پائے جہاں شراب نوشی اور نشہ و شہوت کے دور چلتے ہیں تو پھر ؟؟؟

اس لیے ہم سوال کرنے والی بہن سے التماس اور گزارش کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ وہ شریعت اور عقل کی دعوت پر لبیك کہتے ہوئے ان جگہوں کے قریب تك بھی نہ جائے، تا کہ آپ اپنی سب سے قیمتی متاع عزت کی حفاظت کر سکیں.

اور آپ اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان یاد رکھیں:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی اللہ کے لیے کوئی چیز ترك کرتا ہے تو اللہ تعالی اسےاس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ یہ مت بھولیں کہ کوئی بھی جان اس وقت تك نہیں مریگی جب تك کہ وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے، چاہے جلدي یا دیر میں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس ملازمت کو ترك کرنے میں آپ کی مدد فرمائے، اور آپ اسے راضی و خوشی دل کے ساتھ اسے ترك کریں، اور آپ کو اس کا نعم البدل عطا کرے، اور آپ کے لیے اپنی جود وسخا کے خزانے کھول دے، اور نہ ختم ہونے والی عطا کا دروازہ کھول دے، اور ہمیں اور آپ کو اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے غنی کر دے، اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ دوسروں سے غنی کر دے.

واللہ اعلم .